یااللہ ہم کو دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی اور کامیابی عطا فرما

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جَعَلَ الدُّنْيَا دَارًا لِلْعَامِلِينَ، وَالْجَنَّةَ جَزَاءً لِلْمُحْسِنِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ سَارَ عَلَى دَرْبِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ)[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! الحمد للہ ہم سب مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کی حیثیت سے ہماری حقیقی کامیابی آخرت کی کامیابی ہے بندے کی نیک بختی اس میں ہے کہ وہ آخرت کی کامیابی اور بہتری کو اپنا اصلی مقصد سمجھے اور اسی کو فوقیت اور ترجیح دے اور اس کیلئے نیک عمل کرتا رہے لیکن اسلام میں آخرت کی کامیابی کے ساتھ دنیا کی بھلائی بھی مطلوب ہے چنانچہ نبی رحمۃ للعلمین ﷺ اپنے صحابۂ کرام

(١) النحل : ٣٠ .

رضی اللہ تعالی عنہم کو دین ودنیا کی کامیابی کیلئے محنت و عمل کی ترغیب دیتے اور دونوں کی کامیابی کیلئے دعا کی تعلیم دیتے خود آپ ﷺ بہت کثرت سے یہ دعا کیا کرتے :«اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ»[1]. یا اللہ! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور بہتری عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی اور بہتری عطا فرما اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچالے، اللہ کے کلیم سیدنا موسی علیہ السلام نے بھی اسی طرح کی جامع دعا مانگی تھی اور اللہ جل جلالہ سے عرض کیا تھا:﴿وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ﴾[2]. اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی، قرآن کریم میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی تعریف فرمائی ہے جو دین ودنیا کی بھلائی کیلئے اس طرح دعا کرتے ہیں:﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وقنا عَذَابَ النَّارِ﴾[3]. پھر اس دعا کی قبولیت کی بشارت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:﴿أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾[4]. یہی لوگ ہیں جن کو اپنے اعمال کی کمائی کا حصہ (دنیا اور آخرت کے ثواب کی صورت میں[5]) ملے گا اور اللہ تعالی بہت جلد حساب لینے والا ہے، بلاشبہ یہ

(١) مسلم : ٢٦٩٠ .
(٢) الأعراف : ١٥٦.
(٣) البقرة : ٢٠٠.
(٤) البقرة : ٢٠٢.
(٥) تفسير الطبري : (٣/ ٥٤٨) ، وتفسير الرازي : (٥/٣٣٨).

ایک عظیم الشان اور جامع دعا ہے جو دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں اور نعمتوں کو شامل ہے[1]. اس میں بندے کیلئے ہدایت ہیکہ وہ آخرت کو اپنا مقصد اور دنیا کو اپنی ضروت سمجھے اسی اعتبار سے دونوں کیلئے عمل کرے اور دونوں کے درمیان اعتدال اور توازن قائم رکھے پس ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائے ان سے راحت وآرام حاصل کرے اور ان نعمتوں کو غنیمت سمجھ کر ان کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرے بلاشبہ دنیا کی نعمتوں کا صحیح استعمال اللہ تک پہونچنے کا راستہ اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے چنانچہ قرآن کریم کے اندر قارون کے قصے کے ضمن میں ارشاد ہے: (وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا)[2]. اور اللہ نے تمہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس کے ذریعے آخرت والا گھر بنانے کی کوشش کرو اور دنیا میں سے بھی اپنے حصے کو نہ بھولو، یعنی انسان دنیا کی نعمتوں سے جائز فائدہ حاصل کرے مگر ان میں اس طرح مشغول نہ ہو کہ وہ آخرت سے بالکل غافل ہو جائے اور ان لوگوں کی طرح بن جائے جن پر باری تعالی نے ناراضگی ظاہر فرمائی ہے اور ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: (يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

---

(١) تفسير الرازي : (٥/٣٣٥).
(٢) القصص : ٧٧.

عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ)[1]. وہ لوگ دنیوی زندگی کے صرف ظاہری رخ کو جانتے ہیں اور آخرت کے بارے میں ان کا حال یہ ہے کہ وہ اس سے بالکل غافل ہیں، الحاصل دنیا میں مشغول ہوکر آخرت سے غافل ہوجانا اللہ تعالی کو ناپسند ہے بلکہ اس نے آخرت اور دنیا دونوں کی بھلائی کیلئے محنت وعمل کی ترغیب دی ہے اسی بنا پر اس نے قرآن کریم کی مختلف آیات میں دین ودنیا کی کامیابی کو ایک ساتھ ذِکر فرمایا ہے اور دونوں کے اجر وثواب کو جوڑ کر بیان فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کے بارے میں ارشاد ہے: (وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ)[2]. اور ان کا اجر ہم نے انہیں دنیا میں بھی عطا کیا اور یقیناً آخرت میں ان کا شمار صالحین میں ہوگا، اسی طرح رب ارحم الراحمین نے اپنی اطاعت وعبادت کرنے والوں کو دونوں جہاں کی کامیابی کی بشارت دی ہے اور انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کو دنیا اور آخرت دونوں میں اجر وثواب عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے: (فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ

---

(١) الروم : ٧.
(٢) العنكبوت : ٢٧ .

يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ)[1]. چنانچہ اللہ نے انہیں دنیا کا انعام بھی دیا اور آخرت کا بہترین ثواب بھی، اور اللہ تعالی ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے

دین ودنیا کی بھلائی اور کامیابی کی تمنا کرنے والو! آئیے ذرا اس پر غور وخوض کریں کہ دنیا اور آخرت کی بھلائی اور حَسَنَة سے کیا مراد ہے اور اس میں دنیا اور آخرت کی کون سی خوبیاں اور بھلائیاں شامل ہیں تو جاننا چاہیے کہ دنیا کی بھلائی میں ہر جائز مقصد اور دنیا وی منفعت شامل ہے مثلاً صحت وعافیت، کشادہ مکان، حلال اور وسیع روزی، آرام دِہ سواری علم نافع عمل صالح اور اچھی شہرت اور نیکنامی وغیرہ[2] اسی طرح اس میں مال ومنال اور آل واولاد سمیت وہ تمام حلال اور پاکیزہ نعمتیں شامل ہیں جن کو انسان حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے اور ان کو پانے کی تمنا کرتا ہے اللہ جَلَّ جَلالُہ نے پاکیزہ اور حلال چیزوں کو اپنے بندوں کیلئے پیدا فرمایا ہے اور ان کے استعمال کی اجازت دی ہے چنانچہ ارشاد ہے: (قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ)[3]. آپ (ان سے) کہیے آخر کون ہے جس نے زینت کے اس سامان کو حرام

---

(١) آل عمران : ١٤٨ .
(٢) تفسير ابن كثير : ٥٥٨/١ .
(٣) الأعراف : ٣٢ .

قرار دیا ہو جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے اور (اسی طرح) پاکیزہ رزق کی چیزوں کو؟ (ان سے) کہیے کہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کو یہ نعمتیں جو دنیاوی زندگی میں ملی ہوئی ہے قیامت کے دن خالص انہیں کے لیے ہوں گی، اسی طرح دنیا کی بھلائی میں قلبی سکون اور خوشگوار زندگی بھی شامل ہے اعمال صالحہ کی بدولت بندے کو یہ نعمت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ رب العٰلمین کا فرمان عالیشان ہے: (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)(١). جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اسکو پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ان کا اجر دیں گے، الحاصل عبادت واطاعت کی بدولت خوشگوار زندگی نصیب ہوتی ہے اور محنت وعمل کی برکت سے دنیا کی ترقی اور کامیابی حاصل ہوتی ہے.

دنیا پر آخرت کو ترجیح اور فوقیت دینے والو! جہاں تک آخرت کی بھلائی اور کامیابی کا سوال ہے تو اس سے مراد جنت ہے جس شخص کو جنت میں داخلہ مل گیا اسے تمام خوبیاں اور نعمتیں حاصل ہوگئیں(٢) یقیناً جو بندہ جہنم سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کردیا جائے وہی حقیقت میں کامیاب ہے باری تعالی کا فرمان ہے: (فَمَنْ زُحْزِحَ

---

(١) النحل : ٩٧.

(٢) تفسير الطبري : (٤/٢٠٦).

عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ)[1]. پھر جس کسی کو جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا وہ صحیح معنوں میں کامیاب ہوگیا، رب ذوالجلال والاکرام نے جنت کو اعزاز واکرام کا گھر اور رحمت وکرم کا مُقام بنایا ہے اور اپنے بندوں سے اس کا وعدہ فرمایا ہے جبکہ بندوں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا نہیں ہے لہذا غیب کی اس خبر پر یقین کرنا ضروری ہے اور جنت کی حقیقت پر ایمان لانا لازمی ہے نیز اس کے متعلق قرآن وحدیث کی خبر کو حق اور سچ ماننا فرض ہے اللہ جَلَّ جَلالُہٗ کا ارشاد ہے: (جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا)[2]. (ان کا داخلہ) ہمیشہ رہنے کی جنتوں میں (ہوگا) جن کا خدائے رحمن نے اپنے بندوں سے ان کے دیکھے بغیر وعدہ کر رکھا ہے یقیناً اس کا وعدہ ایسا ہے کہ وہ لوگ اس تک ضرور پہونچیں گے، یعنی اللہ تعالی کا وعدہ یقینی طور پر پورا ہوکر رہے گا[3] جنت ہمیشہ ہمیش رہنے کا گھر ہے اس کی نعمتیں نہ کم ہوں گی نہ کبھی ختم ہوں گی مومن بندے جنت کی عظیم الشان اور ناقابل بیان نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے ایک حدیث قدسی میں باری تعالی کا فرمان ہے: « قَالَ اللَّهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ

---

(١) آل عمران : ١٨٥ .

(٢) مريم : ٦١.

(٣) تفسير ابن كثير : ٥/٢٤٦.

سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (جنت میں) ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان نعمتوں کا خیال گذرا ہے، اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ قَوْلَ اللَّهِ : اگر چاہو تو اللہ تعالی کے اس فرمان کو پڑھ لو اور اس میں غور کرلو اس میں بھی یہی مضمون بیان کیا گیا ہے وہ آیتِ کریمہ یہ ہے :(فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)(۱). چنانچہ کسی متنفس کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ ایسے بندوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان چھپا کر رکھا گیا ہے ان اعمال کے بدلے میں جو وہ لوگ کیا کرتے تھے، سورۂ بقرہ میں جنت کی حیرت ناک نعمتوں کے بارے میں فرمایا گیا :(كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ)(۲) جب کبھی ان کو ان (باغات) میں سے کوئی پھل رزق کے طور پر دیا جائے گا تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا گیا تھا اور انہیں وہ رزق ایسا ہی دیا جائے گا جو دیکھنے میں بالکل مِلتا جُلتا ہوگا اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان (باغات) میں

---

(۱) متفق عليه ، والآية من سورة السجدة : ۱۷ .
(۲) البقرة : ۲۵.

ہمیشہ ہمیش رہیں گے، ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے: (جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ * سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ)[1]. (انہیں لوگوں کے واسطے) ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں جن میں وہ لوگ بھی داخل ہوں گے اور ان کے باپ ماں اور بیویوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق ہوں گے وہ بھی داخل ہوں گے اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے آتے ہوں گے (اور یہ کہتے ہوں گے) تم صحت وسلامتی کے ساتھ رہو گے اس بنا پر کہ تم (دین حق پر) مضبوطی سے قائم تھے سو تمھارا انجام بہت اچھا ہے، جنت کے اندر مومن بندوں کو انبیائے کرام صدیقین اور شہداء اور صالحین کا ساتھ نصیب ہوگا اور ظاہر ہے ایک مسلمان کیلئے یہ بہت بڑی سعادت ہے باری تعالی کا فرمان مبارک ہے (وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا)[2]. اور یہ حضرات بہت ہی اچھے رفیق ہیں، باری تعالی جنتیوں کو مسرت وشادابی عطا فرمائے گا اوران کے چہروں کو روشن فرمادے گا رب کریم جَلّ جَلالُہ کا فرمان ہے: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ)[3]. اس دن بہت سے چہرے شاداب ہوں گے، یااللہ یا کریم ہم کو بھی دین ودنیا کی بھلائی اور کامیابی عطا فرما علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمادے اور ہم کو اپنے خا

---

(١) الرعد : ٢٣ - ٢٤ .
(٢) النساء : ٦٩ .
(٣) القيامة : ٢١ - ٢٢.

ص بندوں میں شامل فرمالے ***فاللَّهُمَّ آتِنَا حَسَنَةَ الدُّنْيَا، وَحَسَنَةَ الْآخِرَةِ، ووَفِّقْنا جَميعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[١].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! جنت میں بندوں کو قسم قسم کی نعمتیں حاصل ہوں گی جن میں وہ خوش و خرم ہونگے اور حسین مناظر کا نظارہ کر رہے ہونگے جبکہ سب سے بڑی نعمت اور سعادت یہ حاصل ہوگی کہ ان کو رب کریم کا دیدار نصیب ہو گا سرور عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو باری تعالی ان کو مخاطب فرما کر یہ اعلان فرمائے گا: «**تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ**». کیا تمھاری خواہش ہیکہ میں تم کو مزید نعمتیں عطا کروں؟ تو وہ حمد و شکر کے ساتھ عرض کریں گے (اے ہمارے رب) کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ اور ہمیں جہنم سے نجات نہیں دی؟ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ اپنے چہرۂ انور سے پردہ ہٹا دے

گا،(اور لوگ اس کا دیدار کریں گے)، پس کوئی بھی چیز ان کے نزدیک اللہ کے دیدار سے زیادہ محبوب اور ان کی نگاہوں کو ٹھنڈی کرنے والی نہ ہوگی ،پھر آپ ﷺ نے یہ کریمہ تلاوت فرمائی﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾[1]. جن لوگوں نے اچھے کام کیے ہیں، بہترین انجام انہیں کے لیے ہے اور اس سے بڑھ کر کچھ اور بھی ہے، آیت کریمہ میں: زِيَادَة: سے رب ذوالجلال والاکرام کا دیدار مراد ہے[2]. بہر حال خدائے عزّوجلّ نے جنت اپنے مومن بندوں کیلئے بنائی ہے پس جو بندہ اخلاص کے ساتھ نیک عمل کرتا ہے اور جنت حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے تو باری تعالی اس کو جنت میں داخل فرمادیتا ہے اور اس کی نیکیوں کی قدر دانی فرماتا ہے خدائے عزّوجلّ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا﴾[3]. اور جو شخص آخرت (کا فائدہ) چاہے اور اس کے لیے ویسی ہی کوشش کرے جیسی اس کے لیے کرنی چاہیے، جبکہ وہ مومن بھی ہو، تو ایسے لوگوں کی کوشش کی پوری قدردانی کی جائے گی، یعنی جس کے دل میں جنت اور اس کے بلند درجات کی تمنا ہے تو اس کو نیک اعمال کا اہتمام کرنا چاہیئے ،مومن بندے اپنے اپنے اعمال واخلاق کے اعتبار سے جنت کے بالاخانوں میں داخل ہوں گے جس کے اعمال جتنے اچھے ہوں گے

(١) مسلم : ٢٧٩ والآية من سورة يونس : ٢٦.
(٢) تفسير الطبري : (١٥/٦٥).
(٣) الإسراء : ١٩.

وہ اتنے ہی بلند درجات سے سرفراز کیا جائے گا اور اپنے اعمال کے اعتبار سے آخرت کے مقام ومرتبہ کا مستحق ہوگا[1] رحمت کونین ﷺ کا فرمان ہے: «أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ»[2]. دنیا میں نیکی اور بھلائی کرنے والوں کو آخرت میں عمدہ بدلہ اور نیک انجام نصیب ہوگا، الحاصل اسلام میں آخرت کی کامیابی کے ساتھ دنیا کی کامیابی بھی مطلوب ہے لہذا ہمیں دین ودنیا کی کامیابی اور بھلائی کیلئے تقوی اختیار کرنا چاہئے اللہ کے احکام پر عمل کرنا چاہئے اوراس کی نافرمانی سے مکمل طور پر بچنا چاہئے آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلَمِیْن ہم کو بھی جنت الفردوس میں ٹھکانہ عطا فرمادے، اور اپنے روئے انور کی زیارت عطا فرمادے ہم کو دنیا اور آخرت کی کامیابی اور بھلائی عطا فرمادے اور اپنے فضل وکرم سے نوازدے ***

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾[3]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ

---

(١) فيض القدير: (٢/٤).
(٢) البخاري في الأدب المفرد: ٢٢.
(٣) الأحزاب: ٥٦.

دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدَ وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ وَشُيُوخَ الإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.** وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الإِمَارَاتِ الأَمَانَ وَالاِسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالاِزْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.** اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ الاِسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلاَةَ.